© rasailojaraid.com

سید کاشف گیلانی

کس قدر پابندیاں لگتی رہیں احرار پر

دِل ہے زخمی چشم ہے گریاں ترے افکار پر
حیف تیری عقل پر تُف ہے ترے کردار پر
مسندِ شاہی زیادہ دِن رہی ہے کس کے پاس
شوق سے پیہم لگا پابندیاں اِظہار پر
غافلوں سے دُور رہتا ہے سدا پروردگار
رحمتیں اُس کی برستی ہیں دِلِ بیدار پر
مَیں پیامِ حق اُسے دینے سے ٹل سکتا نہیں
وہ خفا ہوتا رہے بیشک مرے اشعار پر
توبہ توبہ میں کروں تسلیم اسرائیل کو
میں بھروسہ کر نہیں سکتا کبھی اغیار پر
میں کسی نمرود کو کہہ دوں خدا ممکن نہیں
سر اگر رکھ کر کوئی پوچھے مرا ' تلوار پر
جس کی غدّاری سے آیا قومِ مُسلم پر عذاب
وقت نے اُس کا مقدر لکھ دیا دیوار پر
جب توقع ہی نہیں مجھ کو کہیں اِنصاف کی
میں نہ دستک دینے جاؤں گا کسی دربار پر
مٹ سکا ہے کس ستمگر سے مگر اُن کا وجود
کس قدر پابندیاں لگتی رہیں احرار پر
کیا اُسے منصور کہنے میں تجھے باک ہے
جس نے کاشفؔ حق کہا بے خوف ہو کر دار پر

ڈاکٹر عتبان محمد چوہان

غزل

آسماں پر ایک بھی اُمید کا تارا نہیں
رات بھر جاگا تو ہوں ہمت مگر ہارا نہیں
تیری ناراضی کے ہی اک بے تحاشا خوف سے
کون سی خواہش ہے وہ میں نے جسے مارا نہیں
پھیلتی ہی جا رہی ہیں کچھ قفس کی سرحدیں
کچھ ہماری آہ کو پرواز کا یارا نہیں
کچھ ہوا تھا رات ایسا تری محفل میں ضرور
ورنہ میری آنکھ سے بہتا کبھی دھارا نہیں
یہ ازل سے لوح پر تقدیر ہے لکھی ہوئی
آدمی جیتا نہیں اور غم کبھی ہارا نہیں
مصلحت ہی سامنے تھی ورنہ اے میرے خدا
تو نے بھی قابیل کو اُس قتل پر مارا نہیں
آج پھر عِتبانؔ تیری بے کلی کا اِک سبب
کچھ عیاں مجھ پر ہوا تو ہے مگر سارا نہیں

☆......☆......☆

© rasailojaraid.com